نعت

سید الشعراء سید محمد حسن نقوی سالکؔ

بہار آئے امید دل گل صد رنگ ہو جائے
نہ اتنا بھی کہ دامان تمنا تنگ ہو جائے

دل بلبل سلامت رہ سکے یہ غیر ممکن ہے　چٹکنا جب کلی کا نغمہ و آہنگ ہو جائے
بجائے حسن دل دامان گل پر اے چمن والو!　کہیں ایسا نہ ہو شبنم کا ٹکنا ننگ ہو جائے
ہم آہنگئ فطرت پھر زمانے کو سلا دینا　ہماری داستان دل جہاں بے رنگ ہو جائے
بہت بے کیف ہے عالم ذرا نظریں اٹھا ساقی　کھلیں گیسو گھٹاؤں کے سحر شب رنگ ہو جائے
میری دیوانگی سے ہوش والوں سے محبت میں　کہاں تک جنگ جب تحریر قسمت سنگ ہو جائے
اٹھا اب دست زور آور کہ وقت چیرہ دستی ہے　وہ جوہر کیا کسی تلوار میں جو زنگ ہو جائے
ہوں کتنی رنجشیں دل میں زباں شیریں رہے لیکن　نہ کر اپنوں سے ایسی گفتگو جو ننگ ہو جائے
زمانہ جانتا ہوں دشمن اہل مروت ہے　مگر وہ صلح بہتر ہے جو بعد از جنگ ہو جائے
رسالت ہو تو ایسی ہو نبوت ہو تو ایسی ہو　کہ دست پاک میں آئے تو گویا سنگ ہو جائے

قطعہ

رضاؔ جائسی

سب کے سب خاصۂ قیوم نظر آتے ہیں
سبھی قرآن کے مفہوم نظر آتے ہیں
کیوں نہ عصمت کو بھی ہو خانۂ زہراؑ پر ناز
اس میں معصوم ہی معصوم نظر آتے ہیں

مدح نبیؐ

اسیفؔ جائسی

میں حمد خدا، مدح نبیؐ کرتا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بات بڑی کرتا ہوں
کرتا ہوں ثنائے آل سردارؐ رسل
جو کرتے تھے سرکار وہی کرتا ہوں